مسلمانوں کے لیے مشن

"مڈل ایسٹ ریفارمڈ فیلوشپ" اسلام پر "حملہ کرنے" میں محتاط ہے۔

"مڈل ایسٹ ریفارمڈ فیلوشپ" کے ڈائریکٹر وکٹر عطاء اللہ نے حال ہی میں آک لینڈ (نیوزی لینڈ) کا دورہ کیا ہے۔ اُنہوں نے بتایا ہے کہ "فیلوشپ" کی ہفتہ وار ریڈیو نشریات میں مسلمانوں کی دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ یہ نشریات مشرقِ وسطیٰ میں دس لاکھ افراد تک پہنچتی ہیں۔ جناب ڈائریکٹر کا کہنا ہے کہ ہر ہفتے شمالی افریقہ اور بالخصوص الجزائر سے خطوط موصول ہوتے ہیں جن میں بائبل کے بارے میں سنجیدہ سوالات کیے جاتے ہیں۔ "لوگ دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ خداوند کا ہاتھ کسی شہرت کے بغیر آہستہ آہستہ اور چپکے چپکے کام کر رہا ہے۔"

اس مشنری تنظیم کا مرکزی دفتر قبرص میں ہے۔ ایک مقبول عام تجارتی ریڈیو اسٹیشن — ریڈیو مانٹی کارلو — سے نشر ہونے والا پروگرام فیلوشپ کے کام کا ایک حصّہ ہے جس کے تحت عرب دُنیا تک بائبل کا پیغام پہنچانا مقصود ہے۔

فیلوشپ کے ڈائریکٹر وکٹر عطاء اللہ اپنا تعارف ایک مصر نژاد لبنانی کے طور پر کراتے ہیں۔ اُن کا بیان ہے کہ "فیلوشپ کا کام اِس حقیقت پر مبنی ہے کہ غیر ملکی مبشرین کے لیے عرب ممالک میں جا کر مؤثر طور پر بائبل کا پیغام عام کرنا ممکن نہیں رہا۔ آپ عراق میں بطور مبشّر کام نہیں کر سکتے۔ آپ حکومت سے اجازت نامہ حاصل نہیں کر سکتے اور عربی زبان میں روزمرہ کی گفتگو کے قابل ہونے کے لیے آپ کو چار پانچ سال کا عرصہ درکار ہے۔"

جناب عطاء اللہ کے بقول "مڈل ایسٹ ریفارمڈ فیلوشپ" کا آغاز ۱۹۷۰ء سے ہوتا ہے جب "بیروت میں ہم نوجوانوں کے ایک گروپ نے اپنے مسیحی ہونے کے بارے میں غور و فکر کیا۔ ہم مغربی دُنیا کے بارے میں متفکر ہونے لگے۔ ہم نہیں چاہتے تھے کہ مسلمان مسیحیوں کو بائبل کے بارے میں باہم منقسم دیکھیں۔" اس گروپ نے اجتماعات کا انعقاد شروع کیا اور مسیحی افکار پر بحث میں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے بیرونی مقرّرین کو مدعو کیا مگر ۱۹۷۰ء کے عشرے کی ابتداء میں خانہ جنگی شروع ہو گئی اور گروپ جو لبنانیوں، مصریوں اور چند امریکیوں پر مشتمل تھا، تتر بتر ہو گیا۔ فیلوشپ کی دوبارہ تنظیم قبرص میں کی گئی۔ تبشیر کے لیے مقامی لوگوں کی تربیّت کی خاطر ایک مرکز بنایا گیا اور ریڈیو نشریات کا آغاز ہوا۔

یہ تنظیم سوڈان، عراق اور لبنان جیسے ممالک میں ریلیف کے کاموں میں بھی حصہ لے رہی ہے۔
"ہم مصیبت میں مبتلا اہلِ ایمان کی مدد کرتے ہیں۔ ہم اپنے کام میں بہت سے نو مسیحی مسلمانوں تک پہنچ جاتے ہیں جو [اپنے عقیدے کے باعث] سب کچھ ضائع کر چکے ہوتے ہیں۔ فیلو شپ کی مقامی شاخیں عرب دُنیا کے چرچوں میں کام کرتی ہیں۔ یہ شاخیں چرچوں کو مبشّرین اور دوسرے کارکن مہیا کرتی ہیں۔ تنظیم کے نمائندے نیوزی لینڈ، آسٹریلیا، ریاست ہائے متحدہ امریکہ، کینیڈا اور یورپ میں بھی ہیں۔"

جناب عطاء اللہ کہتے ہیں کہ "مڈل ایسٹ ریفارمڈ فیلو شپ" اسلام پر حملہ کرنے" میں محتاط ہے۔ "ہم انجیلی تعلیمات کا پرچار اس طرح کرتے ہیں کہ مسلمان ناراض ہوئے بغیر بات سمجھ جاتے ہیں۔" بہت سے مغربی لوگ اس انداز تبشیر کو سمجھ نہیں سکتے یا "صبر آمیز دوستانہ طرز کی تبشیر" اختیار کرنے کے لیے اپنے آپ کو تیار نہیں کر سکتے۔ (ماہنامہ فوکس - لیسٹر، جولائی ۱۹۹۳ء)

"عرب ورلڈ منسٹری" ـــــ یورپ میں عرب مسلمانوں تک رسائی

"کرسچن ہیرالڈ" کی اطلاع کے مطابق "عرب ورلڈ منسٹری" کے ذمہ دار کہتے ہیں کہ "یورپ کے متعدد شہروں میں کتابوں کے اسٹال عربوں تک رسائی حاصل کرنے کا موثر ذریعہ ہیں۔" مقامی چرچوں کے تعاون سے "عرب ورلڈ منسٹری" کے کارکن مقامی بازاروں میں اسٹال لگاتے ہیں جہاں ضروریاتِ زندگی کے لیے عرب لوگ آتے جاتے ہیں۔ کتابوں کے یہ اسٹال بائبل یا مسیحی عقائد کے بارے میں مزید جاننے سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے رابطے کا ذریعہ ہیں۔ ایک ستّر سالہ عرب بزرگ نے، جو "عرب ورلڈ منسٹری" کے مسیحی نشری پروگرام مدّت سے سن رہا ہے، اسٹال سے بڑے سائز کی بائبل خریدی۔ جب اُن سے دریافت کیا گیا کہ وہ مسلم ہیں یا مسیحی تو اُنہوں نے جواب دیا کہ وہ یسوع مسیح اور اُن کے "عہد نامہ جدید" کے پیروکار ہیں۔

ایک دوسرے موقع پر ایک شخص نے اسٹال سے عربی زبان میں بائبل کے دو نسخے خریدے جو بعد میں اُس کے بھائی نے یہ کہہ کر واپس کر دیے کہ بائبل خریدنے والے کو اس امر کی اجازت نہیں تھی۔ "عرب ورلڈ منسٹری" کے مطابق یورپ میں بھی بعض اوقات لوگ آزاد نہیں ہوتے کہ مسیحیت کے دعووں کے بارے میں تحقیق و جستجو کر سکیں۔ (کرسچن ہیرالڈ بحوالہ ماہنامہ "فوکس" - لیسٹر، جولائی ۱۹۹۳ء)